



## سوال

(103) مالِ زکوٰۃ مدرسوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گاؤں میں ایک مدرسہ اس غرض سے قائم ہوا کہ اس میں قرآن و حدیث و فقہ کا درس دیا جائے، اور اس مدرسہ کے اطراف و جوانب سے بستیوں سے مٹھی کے چاول وصول ہوئے، اور دور دور کی بستیوں سے چندہ وصول ہو آئے اور اسی مٹھی کے چاول اور چندہ کے روپیوں سے مدرسوں کو تنخواہ دی جائے، اسی بناء پر دو برس تک مدرسہ خوب چلا۔ مدرسہ کے قبل مٹھی اٹھانے کا رواج نہ تھا، خاص اس مدرسہ کی غرض سے مٹھی کا انتظام کیا گیا تاکہ لوگوں پر زر و فلوس حسینے میں گراں نہ ہو، اور سہولت سے کام بھی چلے اور عامہ مسلمین ثواب سے بہرہ مند ہوں اب بعض لوگ یہ کہہ کر مانع ہوتے ہیں کہ مٹھی کے چانول سے مدرسوں کو تنخواہ دینی جائز نہیں۔ کیونکہ اس چاول کے مستحق مساکین ہیں، اس صورت میں شرح شریف کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جب مٹھی کے چاول کا بندوبست صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ اس سے اور چندہ کے روپیہ سے مدرسین کی تنخواہ دی جائے تو مٹھی کے چانول اور چندہ کے روپیہ کا ایک حکم ہے، جیسے چندہ کے روپیہ سے مدرسین کو تنخواہ دینا درست ہے، اسی طرح مٹھی کے چانول کو بھی مدرسین کی تنخواہ میں صرف کرنا درست ہے، دونوں میں کچھ فرق نہیں، صورت مسئلہ میں مٹھی کے چاول اس قسم کے صدقات سے نہیں ہے، جن کے مستحق صرف مساکین و فقراء ہیں، بلکہ از قسم چندہ و اعانت علی البر ہے، جس کا حکم آیت **تَنۡوُوا عَلٰی النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ** میں کیا گیا ہے، پس بعض لوگوں کا مانع ہونا محض بے جا و ناروا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالعزیز عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۰۸ ج ۱)

توضیح:۔۔۔ یہ جو کچھ چندہ وغیرہ جمع کیا جاتا ہے، وہ محض فقراء اور مساکین کی تربیت کے لیے کیا جاتا ہے، اسلئے کی تقرری، کتب کا انتظام، مکان، روشنی، کھانا پینا، علاج معالجہ یہ سب فقراء اور مساکین کی جسمانی روحانی پرورش کے لیے ہے۔ (سعیدی)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث



جلد 7 ص 214-215

محدث فتویٰ